"عن وائل بن حجر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنیٰ علی یدہ الیسریٰ علی صدرہ" (رواہ ابن خزیمہ صہ ۲۴۳ طبع قدوسیہ لاہور)

"حضرت وائلؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تھی آپؐ نے داہنا ہاتھ، بائیں ہاتھ پر رکھ کر اپنے سینہ پر باندھا تھا۔"

قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے اور طاؤس اپنے والد سے بھی یہی بات بیان کرتے ہیں کہ سینہ پر ہاتھ باندھے تھے ۔ اس لیے یہ روایت قابلِ احتجاج ہو گئی ہے ۔ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایت کی ہیئت ہی ایسی ہے جو اس امر کی دلیل ہے کہ یہ ہاتھ باندھنے والی بات نہیں ہے ۔ ویسے بھی ہاتھ باندھے ہوں تو اتنے نیچے جا کر کوئی بھی نہیں باندھتا ۔ ہاتھ تقریباً سینہ پر ہی ہوتے ہیں ۔

اس کے علاوہ جو زیرِ ناف کے قائل ہیں وہ عورتوں کے لیے خود سینہ پر ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں گویا کہ آدھا جھگڑا تو انہوں نے خود ہی ختم کر دیا ہے بہرحال اس امتیاز کے لیے ان کے پاس دلیل بھی کوئی نہیں ہے ۔ صحیح یہی ہے کہ ہاتھ سینہ پر باندھنے چاہئیں ، زیرِ ناف والی بات جچتی نہیں ، بلکہ آنکھوں کو بھی یہ ہیئت خاصی اوپری لگتی ہے اور ہاتھ باندھنے کا جو دستور ہے یہ شکل اس انسانی تعامل کے بھی خلاف ہے ۔

۶- قراءت فاتحہ خلف الامام

قرآن مجید میں ہے چپ چاپ کان لگا کر قرآن سنا کرو :

"اذا قرأ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا" ———— یہ آیت مکی ہے ۔

یہ اس وقت بات کہی گئی جب کفارِ مکہ نے یہ پروگرام بنا لیا تھا کہ جب وہ قرآن پڑھیں تو شور مچایا کرو ۔ اس کا نماز سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ مدینہ منورہ میں حضورؐ نے صبح کی نماز پڑھائی ، کچھ صحابہؓ نے پیچھے سے قرآن پڑھا ۔ حضورؐ نے سلام پھیر کر پوچھا تو انہوں نے کہا ہاں ہم نے پڑھا ہے آپؐ نے فرمایا سورۂ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو ، کیونکہ اس کے بغیر نماز ہوتی نہیں " (ترمذی) امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ روایت قابلِ احتجاج ہے ۔

احادیث میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا ذکر آیا ہے ، لیکن منع کرنے والی ایک بھی روایت میں سورۂ فاتحہ کی ممانعت کا صراحۃً ذکر نہیں آیا ۔ اس لیے محدثین نے کہا ہے کہ جن روایات میں قرأت کرنے کی ممانعت آئی ہے اس سے مراد سورۂ فاتحہ کے بعد کی سورتوں کی قرأت ہے ۔ ورنہ نبیؐ کے قول اور عمل میں تضاد پیدا ہو جائے گا ۔ یہ اصول ہے کہ ایک بات صراحۃً آئی ہو اور دوسری اجتہاداً بیان کی جاتی ہو تو وہاں قیاس کو چھوڑ کر صراحت والی روایت پر عمل کیا جائے گا ۔ یہاں بھی ایسا معاملہ درپیش ہے ۔ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کا ذکر صراحت کے ساتھ آیا ہے اور جو مخالفت والی روایت پیش کی جاتی ہے محدثین کے نزدیک